Fikr-o-Nasar (Islamabad) 13:4 (1975)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

ماہِ صیام الوداع ! غرۂ شوال خوش آمدید !

ناظرینِ فکر و نظر کو عید مبارک !

یہ پرچہ جس وقت آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گا رمضان المبارک کا مہینہ قریب الاختتام ہوگا اور عید سعید کی آمد آمد ہوگی. ایک مسلمان کا دل ان دنوں میں جو غم اور خوشی کے ملے جلے جذبات کی آماجگاہ ہوتا ہے. غم رمضان المبارک کے جانے کا اور خوشی عید کے آنے کی. رمضان کا مہینہ، ایک مسلم معاشرے میں خیر و برکت کی علامت بن کر آتا ہے۔ اس مہینے کی مصروفیتوں اور مشغلوں پر مادی اور روحانی دونوں اعتبار سے رحمتِ باری کا سایہ ہوتا ہے۔ اس مہینے کے ملکوتی جلوؤں اور شب و روز میں رونق کا یہ عالم ہوتا ہے کہ ہر روز روزِ عید اور ہر شب شبِ براُت کا سماں ہوتا ہے۔ جب کیفیت یہ ہو تو اس کے چھوٹنے پر قلبِ مومن بھلا کیسے غمزدہ نہ ہو. انسان جب کسی محبوب شے سے بچھڑتا ہے تو اس کی جدائی کا درد محسوس کئے بغیر نہیں رہتا. مسلمان پورے ایک سال کے لئے اس مقدس اور متبرک مہینے سے جدا ہونے کو ہوتا ہے۔ حیاتِ چند روزہ ہر وقت معرضِ خطر میں ہے. زندگی کا چراغ بجانے کب حوادث کے ایک معمولی جھونکے سے گُل ہوجائے. کسے معلوم کہ آئندہ سال ہم میں سے کتنے لوگ اس مبارک مہینے کا خیر مقدم کرنے کے لئے زندہ رہیں گے. بہرحال جو زندہ رہیں گے وہ پھر اس کی برکتوں سے بہرہ یاب ہوں گے. اس میں روزے رکھ کر نمازیں پڑھ کر غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلا کر اپنا دامن نیکیوں سے بھریں گے. جو لوگ اپنے ربّ سے جا ملیں گے زندگی میں رکھے ہوئے روزے ان کی مغفرت کی سفارش کریں گے. روزہ بلاشبہ بذاتِ خود ایک نیکی ہے اور نیکی کا کام یہ بھی ہے کہ وہ برائی کو دُور کرتی ہے. ان الحسنات یذھبن السیات. لیکن

بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اس مہینے کو پاتے ہیں اور اس کی برکتوں سے اس لئے محروم رہتے ہیں کہ وہ خود محروم رہنا چاہتے ہیں۔ ہم میں کتنے ہی ایسے ہیں جو خود کو مسلمان کہتے ہیں لیکن رمضان کا مہینہ ان کے لئے نیکی اور تقویٰ کا کوئی پیغام لے کر نہیں آتا۔ ان کے لئے عام مہینوں میں اور اس مہینے میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے بلاعذر روزہ ترک کرنا حرام قرار دیا ہے مگر انہیں اس کا احساس نہیں ہوتا۔ وہ ہوائے نفس سے مغلوب ہو کر ترک صوم کی معصیت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اس کی فرض کی ہوئی عبادات کی بجا آوری سے اپنی عاقبت سنواریں اور حیاتِ مستعار کے عارضی جلوؤں میں کھو کر نہ رہ جائیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ایک فضل ہے کہ اس نے رمضان کے ختم ہوتے ہی شوال کی پہلی تاریخ کو عید کا دن قرار دے کر رمضان کی جدائی کا غم غلط کرنے کا سامان کر دیا۔ عید ہم مسلمانوں کے لئے بلاشبہ خوشی کا دن ہے اس کو حدیث میں یوم السرور اور یوم الزینۃ کہا گیا ہے۔ لیکن ایک مسلمان کی خوشی اور اس کا طریق اظہار اہل دنیا سے بالکل مختلف ہے۔ عید درحقیقت مہینہ بھر کی عبادت اور ریاضت کی تکمیل پر ادائے شکرانہ ہے۔ جس عبادت میں ضبط نفس کی تربیت کا اہتمام کیا گیا ہو اس کے اختتام پر نفس پرستی اور تن پروری کی کھلی چھٹی نہیں مل سکتی۔ ہم نے عید کا یہ مطلب قرار دے لیا ہے کہ انواع و اقسام کے خوش ذائقہ کھانوں سے لذت کام و دہن کا سامان کیا جائے۔ لذیذ مشروبات سے لطف اندوز ہوا جائے۔ اچھے اچھے کپڑے پہنے جائیں۔ لہو و لعب کھیل کود اور تفریح میں دل بہلایا جائے۔ بلکہ ایسے مشاغل میں دلچسپی لی جائے جو تزکیہ نفس کی تربیت دینے والے اس عمل کے سراسر منافی ہیں۔ روزہ تو ہمیں یہ تعلیم دے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں جائز اور مباح کام بھی ترک کر دیئے جائیں تاکہ روزمرہ زندگی کے معمولات میں حرام اور ناجائز کاموں سے اجتناب کی عادت پیدا ہو۔ اور ہم روزوں کی تکمیل کا دن اس طرح منائیں کہ اس پر تقویٰ اور طہارت کی حامل قوم کا تہوار ہونے کی بجائے میلے ٹھیلے کا گمان ہو۔

اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ روزوں کے عدد پورے کرو۔ اللہ نے جو تم کو روزے رکھنے کی ہدایت فرمائی اس پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اعلان کرو۔ اور اس کا تشکر بجا لاؤ۔ لیجئے۔ عید کے دو کام ہوئے۔ تکبیر اور تشکر، یہ ہے ہماری عید۔